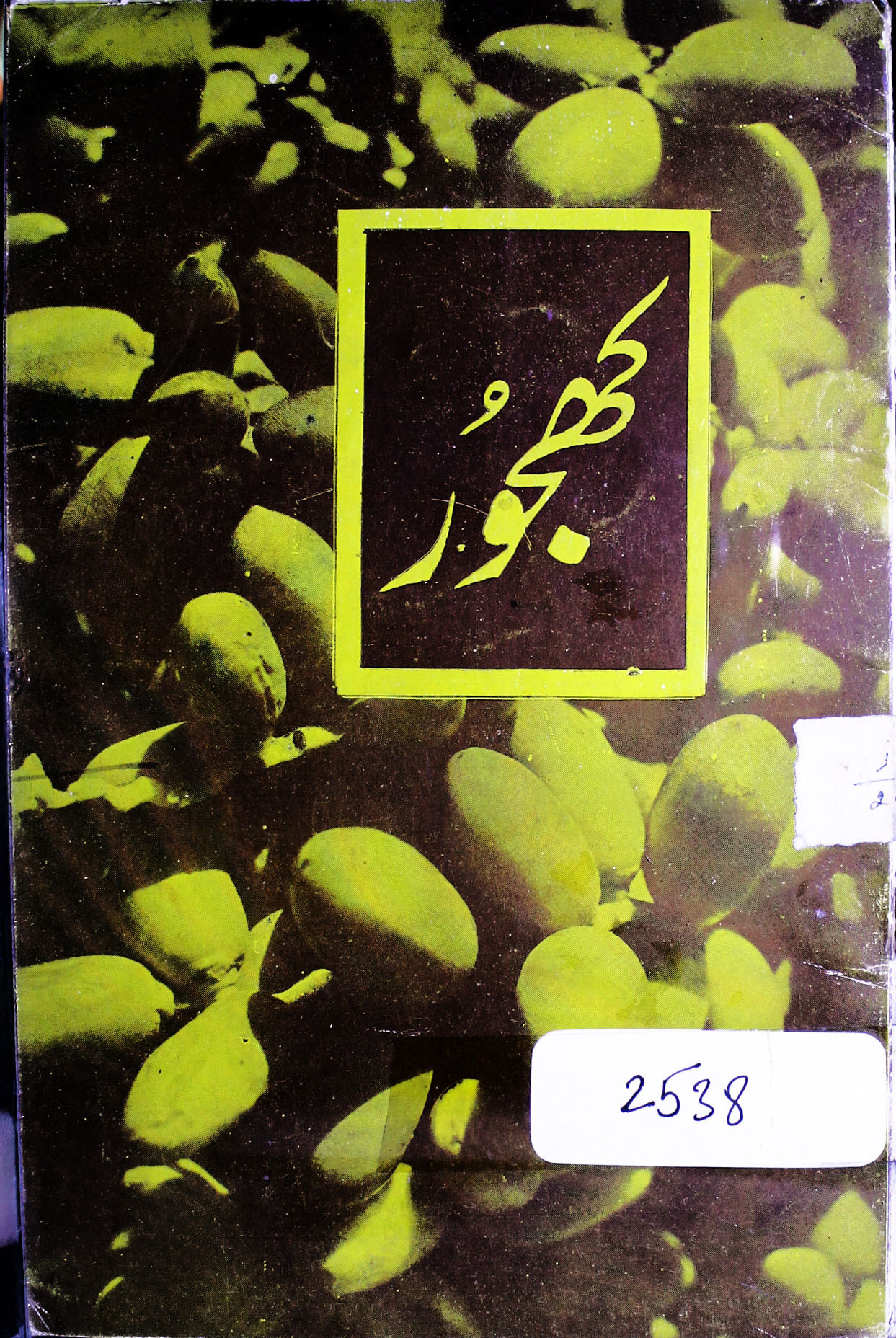

کھجور

2538

60678

Marfat.com

[library stamp]

تاریخی پس منظر اور تقسیم

کھجور پامیسی (PALMACEAE) خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ اسے اردو زبان میں کھجور اور پنجابی میں "کھجی" کہتے ہیں۔ یہ شاید دنیا کا قدیم پودا ہے تاریخ اور آثارِ قدیمہ کے ماہرین نے سومری قوم (قدیم عراق کے باشندے) اور مصر کے بعض کھنڈرات کی کھدائی کرنے کے بعد جو آثارِ قدیمہ دریافت کیے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم مصر و عراق کے باشندے اپنے گھروں کی چھتوں میں کھجور کے تنے اور شاخیں استعمال کرتے تھے۔ لہٰذا یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کھجور شاید دنیا کا سب سے پرانا پودا ہے۔ اس کا مادری وطن خلیج فارس کے نواحی علاقے مثلاً ایران، عراق، عرب اور جنوبی افریقہ تصور کیا جاتا ہے جہاں سے یہ دوسرے ممالک میں لایا گیا۔ مگر اس پودے نے سرزمینِ عراق ہی میں زیادہ ترقی پائی اور اب تک اسی خطے میں کھجور کا عمدہ پھل بافراط ہوتا ہے۔

Marfat.com

خلیج فارس کے نواحی خطوں کے بعد مصر میں اس کی کاشت کا آغاز ۳۰۰۰ اور ۲۰۰۰ قبل از مسیح ہوا۔ یہ صحیح معلوم نہیں ہوا کہ پاکستان میں اس پھل کی کاشت کب شروع ہوئی البتہ قیاس کیا جاتا ہے کہ بیرونی حملہ آور کھجور کو اپنے ساتھ ایک خوراک کے جزو کی حیثیت سے لائے۔ تاہم مغربی محقق سر جارج۔ ڈی کنسیڈول کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کھجور کا پودا برصغیر پاک و ہند میں موجود تھا۔ بہرحال وادی سندھ میں "موہنجوڈارو" کے کھنڈرات میں اس کے بیج ملے جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ دو ہزار سال قبل از مسیح یہ پودا پاکستان میں کاشت کیا جاتا تھا۔

مشرق وسطیٰ کے ممالک مثلاً عراق سعودی عرب اور ایران میں اس پھل کو تجارتی پیمانے پر اگایا جاتا ہے اور آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔ پاکستان میں مکران خیرپور، بہاول پور اور حیدرآباد ڈویژن و ملتان، مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور جھنگ کے اضلاع میں کھجور کی کاشت کو خاصی اہمیت حاصل ہے۔

مغربی پاکستان میں عموماً کھجور کے درخت جھنڈ کی شکل میں پائے جاتے ہیں اور جدید طریقے پر زیر کاشت رقبہ بہت ہی کم ہے، نیز ان پودوں کی اقسام بھی معمولی درجے کی ہیں۔

مغربی پاکستان میں عراقی کھجوروں کی ترویج نے اس ملک میں کھجور کی کاشت کیلئے ایک نیا راستہ کھول دیا ہے۔ کھجور کی بیگم جنگی اور مکران اقسام کی خاصیت اچھی پائی جانے کی بنا پر انھیں خشک کرکے ڈبوں میں بند کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے مکران میں "تربت" کے مقام پر کھجوریں خشک کرنے کا ایک کارخانہ قائم کیا گیا ہے۔

اس وقت پاکستان تقریباً ۳۰ لاکھ روپے کی مالیت کی کھجوریں عراق سے سالانہ درآمد کرتا ہے۔ اگر کھجور کی اعلیٰ اقسام کو جدید طریقوں پر کاشت کیا جائے اور انھیں نہایت مناسب طریقوں پر خشک کر لیا جائے تو اس طرح نہ صرف قومی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ بہت سے زرمبادلہ کی بھی بچت ہوگی۔ کھجوروں کو خشک کرنے کی آسانیاں فراہم نہ ہونے کی وجہ سے ملک میں بیشتر پھل ضائع ہوجاتا ہے۔

Marfat.com

غذائی اہمیت

کھجور غذائیت سے بھرپور۔ زود ہضم اور قوت بخش پھل ہے۔ اس میں پروٹین چربی نشاستہ نمکیات اور حیاتین پائے جاتے ہیں، ایک پونڈ کھجور کے پھل سے انسانی جسم کو ۱۲۷۵ کیلوریاں حاصل ہوتی ہے اس پھل میں حیاتین الف کافی مقدار میں اور حیاتین ب اور ج معمولی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ معدنی اجزا بھی موجود ہوتے ہیں۔ اس پھل میں جو کھانڈ موجود ہوتی ہے عام شکر کی نسبت جلدی ہضم ہو جاتی ہے، غذائی اہمیت کی بنا پر مشرق وسطی کے ممالک میں یہ پھل بہت مقدار میں کھایا جاتا ہے۔ ویسے مغربی پاکستان کے ان علاقوں میں جہاں اس کی پیداوار افراط سے ہوتی ہے پھل پکنے کے دنوں میں وہاں کے لوگ اسے بطور غذا استعمال کرتے ہیں۔

نباتاتی خصوصیات کھجور چونکہ مانوکاٹ (MONOCOT) ہے۔ لہٰذا اس میں کمبیم (CAMBIUM) موجود نہیں ہوتی جس کی بنا پر تنے کی بڑھوتی بہت آہستہ ہوتی ہے ویسے پودے کے کم یا زیادہ بڑھنے کا انحصار آب و ہوا اور زمین پر بھی ہے۔ اگر کسی سال میں ایسی آب و ہوا رہے جو کھجور کے لئے زیادہ مناسب ہو تو بڑھوتری زیادہ ہوگی کھجور کا پودا اوائل عمر میں بہت آہستہ آہستہ بڑھتا ہے لیکن تین چار سال کے بعد ذرا تیزی سے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس سال میں پودا تقریباً ایک فٹ سے لے کر ۱½ فٹ اونچا ہو جاتا ہے اور ہر سال میں تقریباً بیس پچیس نئے پتے نکلتے ہیں۔ جب پرانے پتے سوکھنے لگیں تو انھیں تنے کے ساتھ تھوڑا سا حصہ چھوڑ کر کاٹ دیا جاتا ہے۔ خودرو پودوں میں ایسے خشک پتے جھک جاتے ہیں اور کئی سال تک درخت کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور پھر خود بخود گر جاتے ہیں کھجور کے پتے کی لمبائی تقریباً نو سے پندرہ فٹ تک ہوتی ہے۔ بڑے پتوں پر چھوٹے پتوں کی تعداد بھی مختلف اقسام میں مختلف ہوتی ہے کھجور ڈائی اشیش (DISECIOUS) پودا ہے لہٰذا نر اور مادہ پودے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ ان پر فروری سے مارچ تک پھول نکلتے رہتے ہیں۔ پہلے پھولوں کا غلاف

Marfat.com

(سیپی) نکلتی ہے جو پہلے سبز رنگ کا ہوتا ہے اور پھر بادامی رنگ اختیار کر لیتا ہے اس کی لمبائی ایک فٹ سے بھی زائد ہوتی ہے، اور چوڑائی تقریباً چار سے چھ انچ تک ہوتی ہے۔ غلاف (سیپی) پھٹنے پر نر یا مادہ پھول نکلتے ہیں۔ غلاف (سیپی SPATHE) جن میں نر یا مادہ پھول ہوں ایک ہی شکل کا ہوتا ہے۔ نر پھول سے ایک قسم کا پاوڈر نکلتا ہے جسے پولن (POLLEN) کہتے ہیں۔

عملِ زیرگی ۔ کھجور میں زیرگی کا قدرتی طور پر عمل ہوا، پرندوں اور شہد کی مکھیوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس طرح قریباً ۵۰ فی صد نر پودوں کی ضرورت پڑتی ہے لہٰذا ایک باغبان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اتنی تعداد میں نر پودے رکھے چونکہ ان میں پھل نہیں لگتا، لہٰذا اس کا صرف ایک حل ہے کہ عمل زیرگی مصنوعی طریقے سے کیا جائے۔

مصنوعی عمل زیرگی کے بھی کئی مختلف طریقے ہیں۔ عام طور پر رائج طریقہ یہ ہے کہ نر پھول کے دو تین حصے مادہ پھول کھلنے پر ان کے درمیان رکھ دیئے جاتے ہیں، چونکہ کھجور میں پھول تقریباً دو ماہ تک نکلتے رہتے ہیں لہٰذا اس عمل کو جاری رکھا جاتا ہے اور اس مقصد کے لئے ایک کھجور کے پودے کو کئی بار دیکھا جاتا ہے۔ تاکہ کوئی سیپی زیرگی کے عمل سے نہ رہ جائے۔ اگر زیرگی مکمل طور پر نہ ہو تو پھل کم لگتا ہے۔ پھل کا سائز چھوٹا رہ جاتا ہے۔ بیج نہیں بنتا اور پھل دیر سے پکتا ہے، اگر عمل زیرگی مصنوعی طور پر کرنی ہو تو پانچ دس فی صد نر پودوں کی ضرورت ہوگی

کھجور کا پولن دو سے تین ماہ تک مؤثر رہتا ہے۔ لیکن اگر اسے (DESSICATOR) میں محفوظ رکھا جائے تو ایک سال تک بھی کارآمد رہ سکتا ہے۔

مختلف اقسام کے پولن کے استعمال سے پھل پکنے کے اوقات پھل کے سائز اور خاصیت پر کافی نمایاں اثر ہوتا ہے۔

لائل پور میں تجربات سے پتہ چلا ہے کہ (Phoenix humilis) قسم کا نر پولن استعمال کرنے سے پھل تقریباً پندرہ روز پہلے پک جاتا ہے۔

جڑوں کا نظام ۔ کھجور کی جڑیں ریشہ دار ہوتی ہیں۔ تنے کے نچلے حصّہ سے

Marfat.com

ریشہ دار جڑیں جھنڈ کی صورت میں نکلتی ہیں۔ یہ جڑیں تقریباً یکساں ہوتی ہیں اور موٹائی میں تقریباً ½ سے ⅜ انچ ہوتی ہیں، اچھے نکاس والی زمینوں میں ان جڑوں پر بال نما جڑیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جڑوں کا نظام گہرائی کے رُخ سات سے ساڑھے نو فٹ اور پھیلاؤ کے رُخ تنے سے چھ فٹ تک دیکھنے میں آیا ہے۔ کھجور کا پودا کئی مہینوں تک پانی میں زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن ایسی صورتِ حال پھل کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔

آب و ہوا۔ کھجور کے متعلق مثل مشہور ہے کہ اس کا "سر آگ میں اور پاؤں پانی میں" ہوتا ہے۔ کھجور کے جھنڈ ریگستان میں دیکھنے میں آتے ہیں لیکن اس قسم کے جھنڈ عموماً چشموں۔ کنوؤں کے گرد پائے جاتے ہیں جہاں کسی نہ کسی صورت میں پانی موجود ہو۔ کھجور کی کاشت مغربی پاکستان کے کافی علاقوں میں ہو سکتی ہے ویسے تو اس کے درخت سطح سمندر سے تین ہزار فٹ کی بلندی پر بھی دیکھنے میں آئے ہیں۔ لیکن ان میں عموماً پھل نہیں لگتا۔ کیونکہ کھجور کے لئے پھول نکلنے کے وقت گرم خشک موسم بہار اور پھل لگنے کے لئے گرم خشک موسم درکار ہے۔

سابق پنجاب کے نہری علاقوں میں عام طور پر کھجور کا پھل پکنے کے وقت بارشیں شروع ہو جاتی ہیں اور اس طرح نمی کی وجہ سے پھل گل سڑ کر ضائع ہو جاتا ہے۔ زیادہ بارش میں تو فصل بالکل ضائع ہو جاتی ہے۔

زمین:۔ کھجور کا پودا ہلکی میرا زمین سے لیکر سخت قسم کی چکنی مٹی والی زمینوں میں نشو و نما پا سکتا ہے۔ تاہم زرخیز زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو زیادہ بہتر خیال کی جاتی ہے۔ کھجور کا پودا دوسرے پودوں کی نسبت نمکیاتی زمین میں نشو و نما پا سکتا ہے۔ اس کا پودا چار فی صد نمکیات والی زمین میں بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی جڑیں زمین کی ایسی تہہ میں ہوں جہاں نمکیات ایک فی صد سے زائد نہ ہوں اچھی نشو و نما اور بہتر پیداوار کے لئے زمین میں اعشاریہ چھ فی صد سے زائد نمکیات نہیں ہونے چاہئیں۔

Marfat.com

پودے لگانا — سرزمینِ مصر اور عرب میں کھجور کے پودے مارچ کے مہینے میں لگائے جاتے ہیں، مغربی پاکستان میں سابق بلوچستان میں فروری کے آخر سے اپریل کے آغاز تک پودے لگائے جاتے ہیں۔ تجربات سے ظاہر ہوا ہے کہ پودے اگر ستمبر کے شروع میں لگائے جائیں تو زیادہ کامیابی ہوگی۔ ملتان، مظفر گڑھ اور لائل پور کے اضلاع میں اگر پودے مارچ میں لگائے جائیں تو مئی جون کی سخت گرمی سے زیر بچوں کو کافی نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن اگر انھیں ستمبر میں لگایا جائے تو اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں رہ جاتا۔ صرف نئے پودوں کو کورے سے بچانے کے انتظامات ماہ دسمبر اور جنوری میں کرنے نہایت ضروری ہیں۔

نر اور مادہ زیر بچوں کی پہچان کرنا مشکل ہے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ نر کے پتے قدرے سخت اور نوک دار ہوتے ہیں۔ نر اور مادہ میں پتوں کے ذریعے شناخت کرنا کافی مشکل کام ہے۔ اور اس کے لئے زندگی کا طویل تجربہ چاہیئے۔

زیر بچہ کا نچلا حصہ تخمی پودے کی نسبت ٹیڑھا ہوتا ہے۔ نیز زیر بچہ پر مادری پودے سے علیحدہ کرنے کا نشان ہوتا ہے۔ جس کی بنا پر زیر بچہ اور تخمی کھجوریں شناخت کی جاسکتی ہے۔ کئی دغا باز لوگ خریدار کو دھوکہ دینے کے لئے تخمی کھجور پر اس قسم کا نشان کر دیتے ہیں۔ لہٰذا اس قسم کے دھوکہ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ خریدار اپنی موجودگی میں زیر بچے علیحدہ کرائے۔

زیر بچے جڑ دار ہونے چاہئیں۔ کچھ زیر بچے ایسے ہوتے ہیں جو تنے سے نکلتے ہیں۔ اس قسم کے زیر بچوں کی جڑیں نہیں ہوتیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر وہ زیر بچہ جو تنے کے نچلے حصہ سے نکلے سو فی صد جڑ دار ہو بہر حال چار سال کی عمر کا زیر بچہ عموماً جڑ دار ہوتا ہے۔ نئے لگائے ہوئے پودوں کو موسم سرما میں سخت گرمی اور سردی میں کورے سے بچانا چاہیئے۔ چھوٹے پودوں کو سرکنڈے سے ڈھانپ دینا چاہیئے۔ اس طرح پودے میں عمل تبخیر بھی کم ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اقسام

تخمی کھجور کے پودے صحیح النسل نہیں ہوتے۔ ان سے تقریباً پچاس فی صد نر نکل آتے ہیں۔ جب تک پودے پھل نہ دینے لگیں مادہ یا نر کی پہچان بڑی مشکل ہے۔ صرف پھول آنے پر ہی پودوں کی شناخت ہو سکتی ہے۔ نیز تخمی کھجور میں پھل بھی تقریباً چھ سات سال کے بعد لگتا ہے۔

پاکستان میں زیر کاشت رقبہ میں زیادہ تر تخمی پودے ہیں۔ ایسے پودوں کی بارآور ہونے کی طاقت اور پھل کی خصوصیات میں بھی بہت فرق ہے۔

کھجور کی کاشت کو فروغ دینے کے لئے گاہے بگاہے عراق سے اعلیٰ اقسام درآمد کر کے ان کی ترویج کی جاتی رہی ہے۔ پہلی کوشش ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۲ء تک ہوئی اور پھر ۱۹۱۴ء میں اعلیٰ اقسام کی کھجوریں عراق سے درآمد کی گئیں،

ان اقسام کی ترویج کی بدولت ملک میں حلاوی اور خوروی کی کاشت پھیلنی شروع ہوئی ۴۵-۱۹۴۴ء میں عراق سے تقریباً ۱۲ اقسام منگا کر جھنگ میں مشاہدہ کے لئے لگائی گئیں۔ ان میں سے چند کامیاب اقسام کے خواص درج ذیل ہیں

(۱) حلاوی ۔ یہ اعلیٰ عربی کھجور ہے۔ یہ نہ صرف ڈوکا حالت میں بہتر ہوتی ہے بلکہ خشک ہونے کے بعد بھی بہتر رہتی ہے۔ اس کا رنگ سنہری گودا میٹھا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے اس کا پھل ڈوکا حالت میں بھی نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ پکنے کا موسم جولائی کے آخر سے لے کر اگست تک ہے۔ اوسط پیداوار دو سے ڈھائی من فی پودا ہوتی ہے۔

(۲) خوروی ۔ لمبائی میں اس کا پھل حلاوی سے چھوٹا لیکن موٹائی میں کچھ بڑا ہوتا ہے۔ ڈوکا حالت میں پھل کا رنگ سنہری مائل پیلا اور خشک کرنے پر اس کا ذائقہ اور خوشبو بہت عمدہ ہو جاتے

Marfat.com

ہیں۔ ڈوکا حالت میں اس کا پھل کھانے میں لذیذ نہیں
ہوتا۔ پھل پکنے کا وقت اگست اور اوسط پیداوار فی پودا
ڈیڑھ من ہوتی ہے۔

(۳) شامران۔ پھل کا سائز تقریباً حلاوی کے برابر ہوتا ہے۔ رنگ ہلکا پیلا
اور سروں پر کچھ سرخی مائل ہوتا ہے۔ ڈوکا حالت میں بھی استعمال
کیا جاسکتا ہے۔ گودا خوش ذائقہ اور دوسری اقسام کی نسبت
نرم ہوتا ہے۔ خشک کرنے کے بعد رنگ گہرا ہوجاتا ہے، پھل
پکنے کا موسم اگست اور پیداوار ڈیڑھ من فی پودا ہوتی ہے

(۴) زاھدی۔ سائز درمیانہ۔ پھل درمیان میں دونوں سروں سے نسبتاً موٹا اور
بیرونی حصہ چمکدار ہوتا ہے۔ گودے کا رنگ پیلا ہوتا ہے ڈوکا
حالت میں کچھ کڑواہٹ ہوتی ہے، جو خشک کرنے کے
بعد مٹھاس میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ پھل پکنے کا موسم اگست
اور پیداوار ڈیڑھ من فی پودا ہوتی ہے۔

(۵) زیری
پھل کا سائز حلاوی کے برابر رنگ سرخی مائل جامنی ہوتا ہے
ٹہنی پر پھل تھوڑا لگتا ہے۔ پھل ڈوکا حالت میں کڑوا لیکن
خشک کرنے کے بعد قابل استعمال ہوجاتا ہے۔ پھل پکنے کا موسم
اگست اور اوسط پیداوار فی پودا ایک من ہوتی ہے۔

افزائش نسل

کھجور کی افزائش نسل عموماً بذریعہ زیر بچہ کی جاتی ہے۔ چونکہ تخمی کھجور سے صحیح النسل پودے حاصل نہیں ہوتے ہیں۔ تقریباً پچاس فی صد نر نکل آتے ہیں نیز کھجور پھل بھی دیر سے دیتی ہے۔ کھجور تقریباً ۱۲ سال کی عمر تک اس قسم کے زیر بچے دیتی رہتی ہے۔ جو کہ موسم بہار یا ستمبر اکتوبر میں علیحدہ کرلئے جاتے ہیں،

Marfat.com

عموماً جڑدار زیر بچے ہی باغ میں لگانے کے لئے پودے سے علیحدہ کئے جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ زیر بچے پودے سے علیحدہ کر کے کچھ عرصہ کے لئے نرسری میں لگا دیئے جائیں۔ دو تین سال کی عمر کا زیر بچہ کھجور بننے کے قابل ہوجاتا ہے، فروٹ سیکشن لائل پور میں تجربات سے ظاہر ہوا ہے کہ زیر بچے موسم بہار کی نسبت ستمبر میں لگانے سے زیادہ کامیابی ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ موسم بہار میں پودے لگانے کے بعد سخت گرمی شروع ہو جاتی ہے۔ جو یہ کمزور جڑ والے برداشت نہیں کر سکتے اور اس طرح بیشتر مرجاتے ہیں۔ دو تین سیر وزن کا زیر بچہ بھی بیس تیس سیر وزن زیر بچہ کی طرح زمین میں جڑ پکڑنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ جب زیر بچے علیحدہ کئے جائیں تو ان میں جڑیں نمایاں نہیں ہوتی، لہذا اسے نرسری میں لگا کر خوب کھاد دینی چاہیئے۔ آج کل بغیر جڑ والے زیر بچوں میں جڑیں پیدا کرنے والی دوائیاں استعمال کی جارہی ہیں،

پودے لگانے کے بعد دیکھ بھال،

جس کھیت میں کھجوریں لگانا درکار ہو اسے ہل چلا کر ہموار کر لینا چاہیئے۔ کھجوریں مربع یا مسدس طریقے سے لگائی جاتی ہیں۔

کھجور کے درختوں کا درمیانی فاصلہ تقریباً بیس فٹ ہونا چاہیئے۔ اس طرح ایک ایکڑ زمین میں ۱۰۹ کھجوریں لگائی جاسکتی ہیں۔ داغ بیل کرنے کے بعد پودوں کے نشانوں کی جگہ ۳'×۳'×۳' سائز کے گڑھے کھود کر انھیں چند دنوں کے لئے کھلا چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس کے بعد مٹی، بھل اور کھاد برابر مقدار میں ملا کر گڑھوں میں بھرنے کے بعد پانی دے دینا چاہیئے۔ جب کھجوریں لگائی جائیں اس وقت پلانٹنگ بورڈ کا استعمال نہایت مناسب ہوگا۔ جہاں زیر بچہ لگانا ہو اسی سائز کا گڑھا نکال لیں اور زیر بچہ لگانے کے بعد چاروں طرف مٹی دبا دیں تاکہ ہوا وغیرہ نہ رہ جائے۔

Marfat.com

آبپاشی

پودے لگانے کے فوراً بعد پانی دینا چاہیے۔ موسم گرما میں ایک ہفتہ کے بعد اور سرما میں دو ہفتہ کے بعد آب پاشی کرنی چاہیے۔ عام طور پر آب پاشی کا انحصار آب و ہوا۔ زمین کی نوعیت۔ پانی کی سطح کی گہرائی۔ پودے کی عمر وغیرہ پر منحصر ہوتا ہے۔ لہذا آب پاشی کے صحیح وقفے کا تعین کرنا بڑا مشکل ہے۔ ویسے یہ یقینی ہے کہ پھل کی بالیدگی کے ایام میں پودوں کو زیادہ مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے امئی سے جولائی تک آب پاشی بہتات سے کرنی چاہیئے۔

پھول آنے پر زیادہ پانی نہ دیا جائے ورنہ اس کا اثر پھل بننے پر پڑے گا۔ اور پھل کم لگے گا۔

اوائل عمر میں دور بنا کر اور بعد میں کھلا پانی چھوڑ کر آب پاشی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے، آب پاشی کی مقدار اور صحیح وقفہ دریافت کرنے کے لئے کھجوروں کے تحقیقاتی باغ، جھنگ میں تجربات کیے جا رہے ہیں، جن کے نتائج چند سالوں میں برآمد ہوں گے۔ اور پھر ان کی سفارش باغبانوں کو کی جا سکے گی۔

کھاد دینا

مشاہدے میں آیا ہے کہ کھجوروں کو عموماً کھاد بالکل نہیں دی جاتی۔ پودوں سے اچھا پھل حاصل کرنے کے لئے کھاد اتنی ہی ضروری ہے جتنا کہ پانی۔ کھاد ڈالنے سے نہ صرف چھوٹے پودوں کی بالیدگی کی رفتار بڑھ جاتی ہے بلکہ پھل زیادہ اور اچھی جسامت کا لگتا ہے۔ چونکہ ہماری زمینوں میں عام طور پر نائیٹروجن اور نباتاتی مادے کی کمی ہے، اس لئے گوبر کی کھاد اور امونیم سلفیٹ سے اس کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ کھاد کی مقدار مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہے۔ اس کی ضرورت پودے کی عمر۔ زمین کی قسم اور کھاد ڈالنے کے وقفے پر منحصر ہے۔ ایک بڑے جوان پودے

60678

Marfat.com

تلاوی

خودروی

Marfat.com

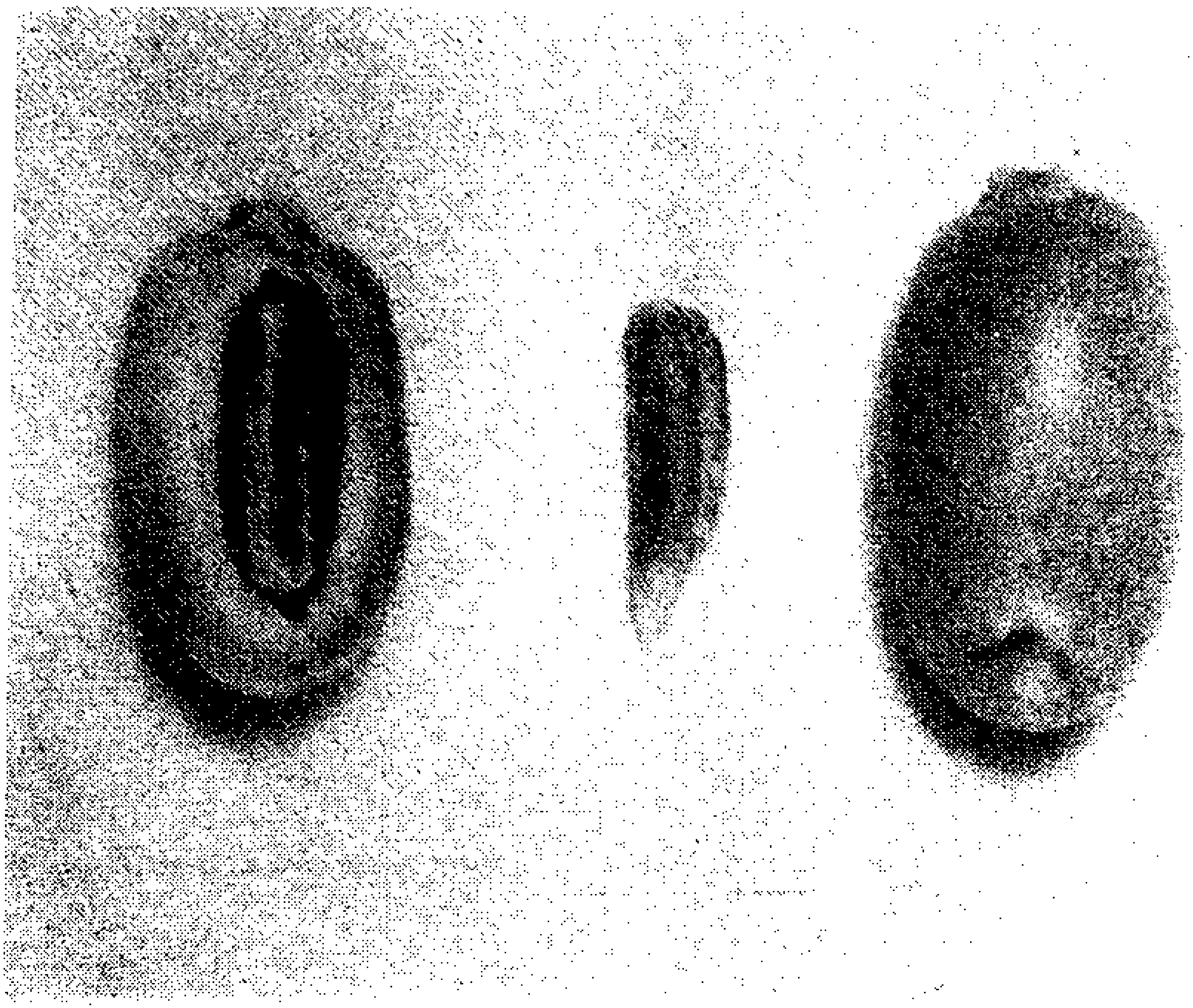

شاہران

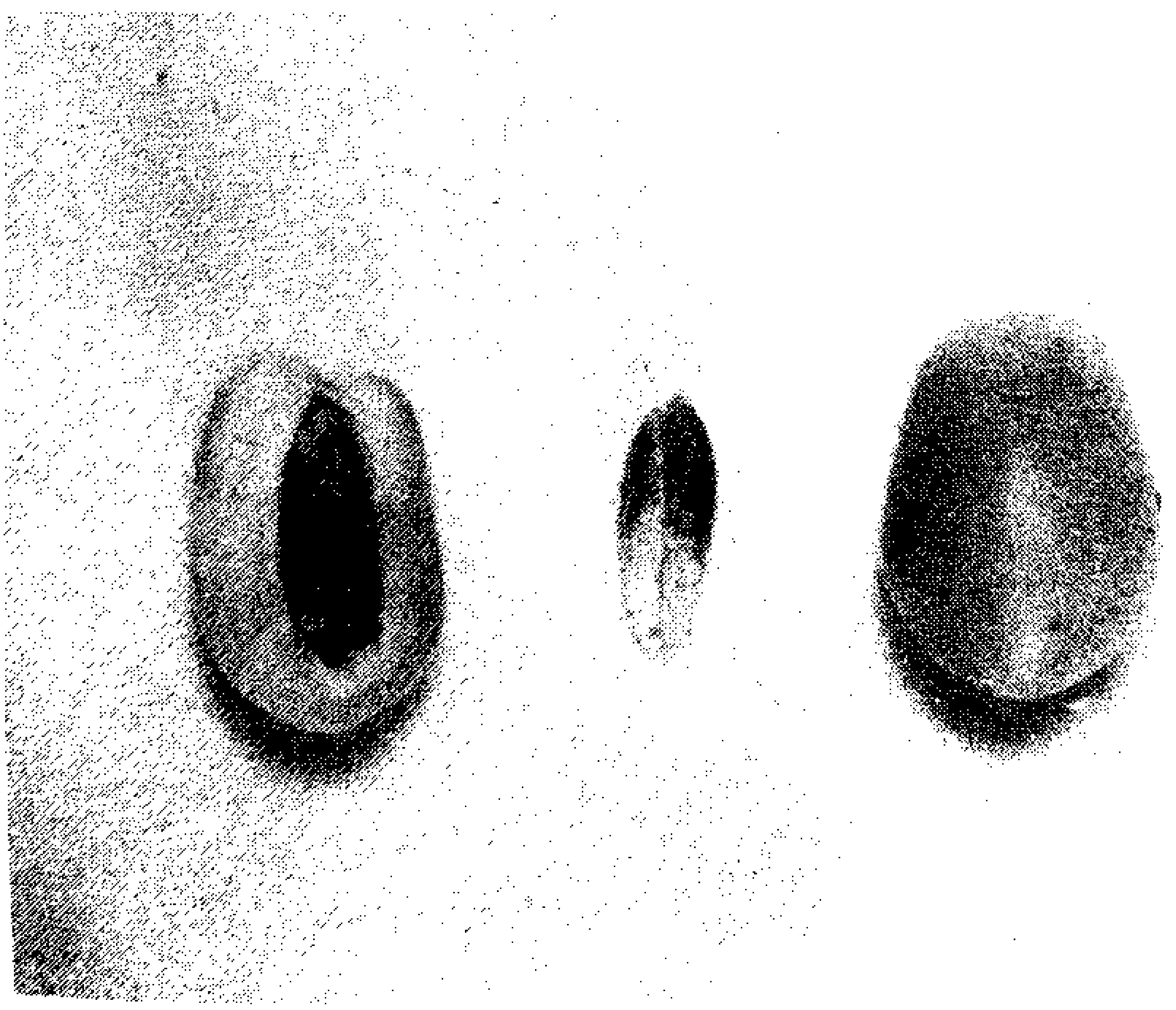

زاہدی

Marfat.com

ربیری

منڈی میں پھل کی فروخت

Marfat.com

کھجوروں کو دھوپ میں خشک کرنے کا طریقہ

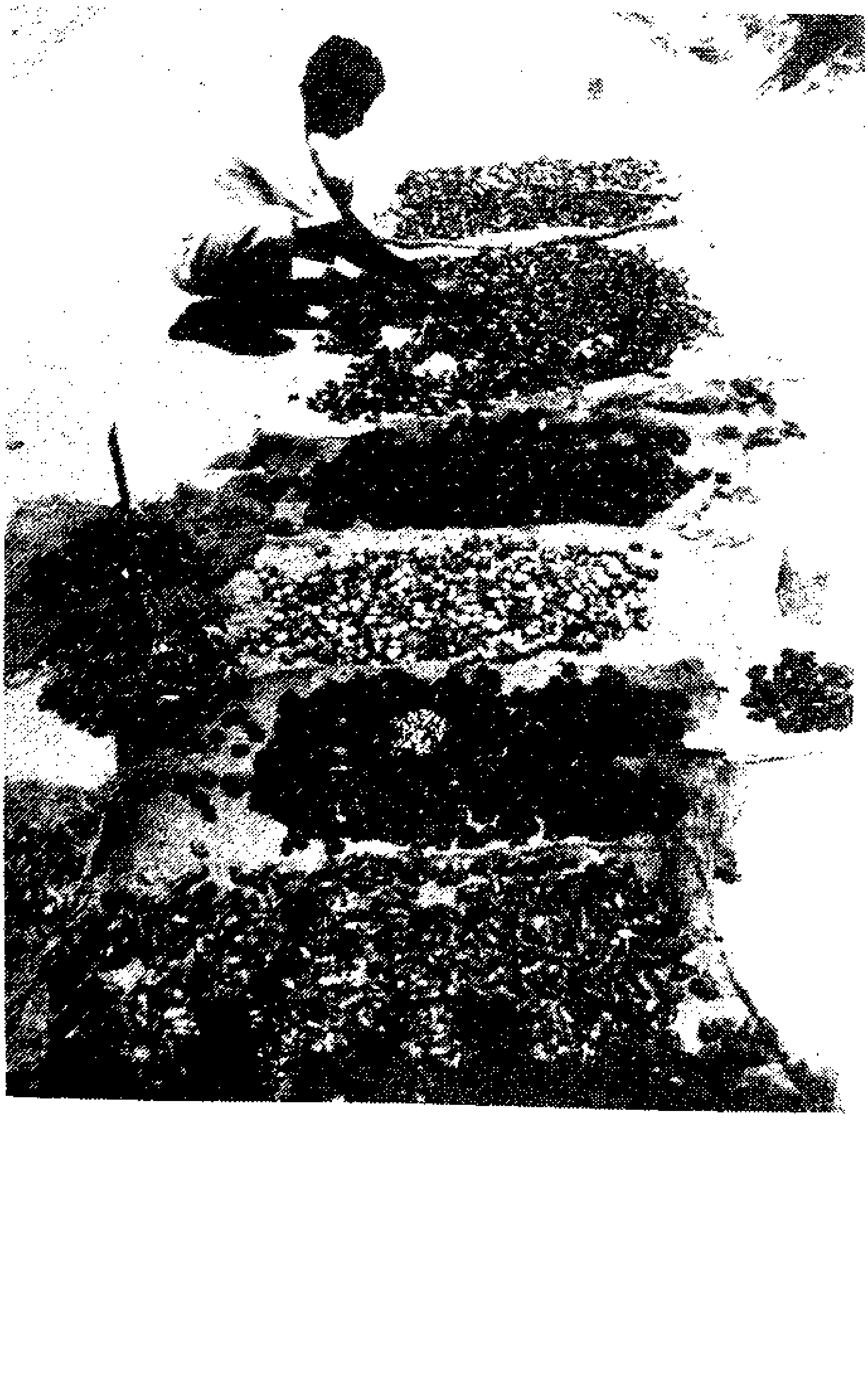

Marfat.com

کے لیئے ڈیڑھ من گوبر کی کھاد یا ڈھائی پونڈ ایمونیم سلفیٹ پھول نکلنے سے پہلے ڈالنی چاہیئے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ دونوں کھادوں کو ملا کر استعمال کیا جائے۔ گوبر کی کھاد اچھی گلی سڑی ہونی چاہیئے ورنہ دیمک لگنے کا امکان ہے۔ کھاد کو پودے کے پھیلاؤ تک بکھیر کر گوڈی کر دینی چاہیئے۔ گوبر کی کھاد جنوری میں اور ایمونیم سلفیٹ پھول آنے سے سات دس روز پہلے ڈالنی چاہیئے۔

باہمی فصلوں کی کاشت۔ کھجور کا درخت چونکہ بالکل سیدھا اور کافی اونچا ہوتا ہے۔ اور سایہ نہیں کرتا اس لیئے خالی جگہ میں دوسری فصلوں کی کاشت کامیابی سے کی جا سکتی ہے، سبزیاں اگانے کے لیئے زائد کھاد اور آبپاشی کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس کا اثر کھجوروں پر بھی اچھا ہوتا ہے۔ کھجور کے باغ میں بیل کی طرح چڑھنے والی سبزیوں کے سوا ہر قسم کی سبزیاں لگائی جا سکتی ہیں۔ سبزیوں کے علاوہ چارہ جات مثلاً برسیم۔ سینجی۔ مونگ۔ موٹھ۔ ماش اور گوارا بھی کاشت کیئے جا سکتے ہیں،

کاٹ چھانٹ کھجور کی کاٹ چھانٹ عموماً فصل اتارنے کے بعد کی جاتی ہے۔ پرانے جھکے ہوئے خشک پتے جن کی ضرورت نہیں ہوتی کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ جب موسم سرما میں کورا پڑنے کا ڈر ہو تو زیادہ پتے نہیں کاٹنے چاہیئیں چونکہ فالتو پتے نئے پیدا شدہ پتوں کی سردی سے حفاظت کرتے ہیں۔ پتوں کی کاٹ چھانٹ کا پھل کے پکنے۔ اس کی خاصیت اور پیداوار پر اثر کے سلسلہ میں شعبہ اثمار جھنگ و لائل پور میں تجربات جاری ہیں جن سے ظاہر ہے کہ حلاوی قسم میں اچھی فصل حاصل کرنے کے لیئے کم از کم ۴۰ - ۵۰ پتے رکھنے چاہیئیں۔

نقصان دہ کیڑے اور بیماریاں

(۱) کیڑے :-

۱۔ سرخ بھونڈی (RED WEEVIL)

یہ کھجور کا نہایت خطرناک کیڑا ہے۔ سائز بڑا۔ رنگ گہرا سرخ اور چپٹا کیڑا ہے

Marfat.com

اس کا لاروا (LARVA) پیلا نرم اور مڑا ہوا ہوتا ہے۔ انڈے چمکدار اور ہلکے پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔

پودے کو گرب (GRUB) زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ یہ پودے کے نرم چھلکے کو کھا جاتے ہیں اور اس طرح پودے کے تنے میں سُرنگ سی بنا لیتے ہیں۔ حملہ شدہ پودے کے پتے خشک ہو جاتے ہیں، تنا ٹیڑھا ہو کر جھک جاتا ہے اور ایک قسم کا رس سا نکلنے لگتا ہے۔ اور بعض حالتوں میں تو پودا فوراً مر جاتا ہے، جو زخم کھلا ہو اس پر تارکول لگا دینا چاہیئے۔ اگر کسی جگہ اس کیڑے کے حملے کا شک لگا ہو تو تنے کو اس جگہ سے ننگا کر لینا چاہیئے۔ تاکہ گرب کو ہلاک کر کے زخم پر تارکول لگایا جا سکے۔ فینائل یا دیگر جراثیم کش ادویات کا سپرے بھی مناسب ہو گا۔

سیاہ بھونڈی (BLACK WEEVIL)

سیاہ بھونڈی زیادہ تر جنگلی کھجور پر حملہ کرتی ہے۔ کیڑے کا رنگ گہرا براؤن یا بالکل سیاہ ہوتا ہے یہ کیڑا موسم برسات میں زیادہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ یہ کیڑا تنے کے اوپر نرم جگہ سے داخل ہو کر حملہ کرتا ہے۔ اس کے حملہ کا اثر چوٹی سے جڑ کے رُخ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس طرح پیدا شدہ سوراخ میں بارش کا پانی بھر جاتا ہے، اور پودا گلنے لگتا ہے، اس کے پروانے روشنی کی طرف مائل ہوتے ہیں لہٰذا رات کے وقت روشنی کے پھندے لگا کر پکڑنے کے بعد بآسانی ختم کئے جا سکتے ہیں۔

سکیل (SCALE INSECTS)

یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے عموماً چھوٹے پتوں اُن کے زاویوں اور پتوں کی رگوں پر دکھائی دیتے ہیں کیڑے کا سائز بہت چھوٹا ہوتا ہے اور اس پر ایک قسم کی ہلکی سلیٹی رنگ کی جھلی موجود ہوتی ہے۔ نوعمر کیڑے تیزی سے حرکت کرتے ہیں اور بیماری پھیلاتے ہیں۔ زیادہ تر نقصان مادہ کرتی ہے، چونکہ یہ جہاں بیٹھ جائے اپنی لمبی باریک چونچ کے ذریعے پودے کا رس چوستی ہے حملہ شدہ پتوں کو کاٹ کر آگ میں جلا دینا چاہیئے اور کھجور کے پودوں پر روزن کمپاؤنڈ یا دیگر جراثیم کش دوا

Marfat.com

سپرے کرنی چاہئے۔

ٹینڈ ماتھ (TINID MOTH)

یہ کیڑا نرم پھل کے گودے پر ایسی کھجوروں میں پایا جاتا ہے جو کہ سٹور میں محفوظ کی گئی ہوں اس کا رنگ مٹیالہ ہوتا ہے۔ یہ پھل پر ایک قسم کا لعاب چھوڑ دیتا ہے جس کی وجہ سے پھل کھانے کے قابل نہیں رہتا۔ لہٰذا منڈی میں کم قیمت پاتا ہے، کیڑے کا زیادہ اثر برسات کے بعد موسم سرما میں ہوتا ہے۔

سیگار بورنگ کیڑا (CIGAR BORING INSECT)

تانبی رنگ کا یہ کیڑا کھجوروں کے گوداموں میں پایا جاتا ہے۔ کیڑا پھل میں سوراخ کرکے حملہ کرتا ہے۔ تمام پھل میں گندہ لعاب سا بھر جاتا ہے جس کی وجہ سے پھل کھانے کے قابل نہیں رہتا۔

(ب) بیماریاں

پتوں کی پھوٹی والی بیماری (LEAVE PUSTULE)

یہ ایک پھوٹی والی بیماری ہے۔ نئے پتوں کی نسبت پرانے پتوں پر اس کا اثر نمایاں ہوتا ہے۔ پتوں کی سطح پر سخت دانے سے پھیل جاتے ہیں۔ ان دانوں میں دھاگے نما کیڑے پتوں سے رس چوستے رہتے ہیں۔ ان دانوں میں باریک برادہ سا بھرا ہوتا ہے کچھ دھاگے نما (HYPHAE) جن پر وہ برادہ سا لگا ہوتا ہے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہ برادہ ہوا اور کیڑوں کے ذریعے دوسرے پتوں اور درختوں پر بکھر جانے کی بنا پر بیماری پھیل جاتی ہے۔

بیمار پتوں کو کاٹ کر جلا دینا چاہیئے۔ پوٹاشیم پرمگنیٹ یا بورڈو مکسر کا سپرے بیماری کو روکنے میں مدد کرتا ہے۔

Marfat.com

پھل کی برداشت

سابق پنجاب کے علاقہ میں پھل کی برداشت ماہ جولائی ۔ اگست میں کی جاتی ہے ۔ جب گچھے کا بیشتر پھل پکنے کو ہو تو اسے کسی درانتی یا آری کے ذریعے کاٹ کر دھوپ میں رکھ دیں ۔ تاکہ باقی پھل بھی اچھی طرح پک جائے ۔ اگر کھجور کی بلندی پندرہ فٹ سے کم ہو تو بانس کی سیڑھی کے ذریعے کھجور پر بآسانی چڑھا جاسکتا ہے، لیکن اگر کھجور بہت اونچی ہو جائے تو اس پر چڑھنا ایک دشوار کام ہے ۔ لیکن جو لوگ اس کام میں مہارت رکھتے ہیں بآسانی ایک رسّے کے ذریعے اونچی سے اونچی کھجور پر چڑھ جاتے ہیں ۔

پیداوار اور آمدنی

کھجور کی اوسط پیداوار فی پودا ۲ من ہوتی ہے ۔ لیکن پیداوار کا انحصار آب و ہوا ۔ زمین اور پھل کی قسم پر ہے ۔ اگر کھجوروں کو مربع طریقے سے بیس بیس فٹ کے فاصلے پر لگایا جائے تو ایک ایکڑ میں ۱۰۹ کھجوریں لگائی جاسکتی ہیں، اگر اوسط پیداوار فی کھجور ۲ من ہو اور پھل کا نرخ بیس روپے فی من ہو تو صرف کھجور کی فصل سے -/۴۳۶۰ روپے کی آمدنی حاصل کی جاسکتی ہے ۔

استعمال

کھجور بہت کارآمد پودا ہے ۔ پودے کے تمام حصّے اور پھل کو استعمال میں لایا جاتا ہے ۔ تنے سے شہتیر اور گاؤں میں پانی کی نالیاں بنائی جاتی ہیں ۔

ریشے دار چھلکا اور بڑے پتے کے ساتھ پھلوں کے گچھوں وغیرہ سے رسّے اور پنجرے وغیرہ بنائے جاتے ہیں ۔

ڈوکا پھل ٹونگ اور خشک کرنے کے بعد استعمال میں لایا جاتا ہے ۔ پھل سے درج ذیل اشیاء تیار کی جاتی ہیں :۔

Marfat.com

(i) کھجور کی ٹوڈی۔

کھجور کی جنگلی قسم سے ٹوڈی اور کھانڈ تیار کی جاتی ہے تنے پر نئے پتّوں کے نیچے ایک " V " نما شگاف دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح رس مٹی کے برتنوں میں اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔ تازہ رس بہت لذیذ ہوتا ہے۔ اگر اس کو رکھ کر خمیر دیا جائے تو ایک قسم کی شراب جسے "ٹوڈی" کہتے ہیں تیار ہو جاتی ہے،

(ii) کھجور کی کھانڈ۔

مندرجہ بالا طریقہ سے رس حاصل کرنے کے بعد۔ رس کو ابال کر گاڑھا کر لیا جاتا ہے اور اس طرح ایک قسم کا گڑ بن جاتا ہے جسے مزید صاف کر کے کھانڈ تیار کر لی جاتی ہے۔

(iii) کھجور کا سرکہ

پکے پھل کو تول کر اسمیں برابر مقدار میں پانی ملا لیں۔ اور ابال لیں۔ اس طرح دو تین مرتبہ اس کا رس نکال کر اکٹھا کر لیں اسمیں کھانڈ کی مقدار ۱۵-۲۰ فی صد سے کم نہیں ہونی چاہیے اگر کم ہو تو گرم کر کے ٹھیک کر لیں، اس رس کو موٹے کپڑے میں چھان کر لکڑی کی نالوں مٹی کے برتن یا شیشے کے بڑے مرتبانوں میں بھر دیں، ۱/۲ گیلن رس کے لئے ۴ اونس خمیر استعمال کیا جاتا ہے۔ پہلے یہ مقدار رس کی ۱/۲ مقدار میں ڈال لیں، اور ۸۰-۹۰° فارن ہیٹ پر ۲۴ گھنٹے تک پڑا رہنے دیں۔ جب یہ رس تیار ہو جائے تو اسے بقایا رس میں ڈال دیں۔ اور ۸/۹ دن ۸۰-۹۰ ڈگری فارن ہیٹ درجہ حرارت پر رکھ دیں۔ اور اس طرح ۲-۳ مہینے پڑا رہنے دیں۔ جب تیزابیت ۴ فی صد ہو جائے تو سرکہ کو نتھار لیں، اور ۱۵۰° فارن ہیٹ پر ۱۵ منٹ کے لئے گرم کرنے کے بعد بوتلوں میں بند کر کے سر مہر کر دیں،

کھجوروں کو خشک کرنا

کچھ اقسام مثلاً حلاوی تو ایسی ہیں جنھیں ڈوکا حالت ہی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن دیگر اقسام کو خشک کرنے کے بعد استعمال کرتے ہیں۔ مختلف اقسام کو خشک کرنے کے طریقے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ پہلے پھل کو خشک

Marfat.com

کپڑے یا برش سے صاف کرلیں۔ لیکن اگر پھل بہت نرم ہو تو پانی سے دھو لیں۔ اور پھر خشک کرلیں عموماً نرم اقسام کو ایک فی صد سوڈے کے اُبلتے ہوئے پانی میں ڈبو کر پھر خشک کرتے ہیں، اس طرح پھل جلدی خشک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھل کو سائز کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ کرلیں اور دھواں دیں تاکہ اگر کسی قسم کا کوئی کیڑا موجود ہو تو وہ مرجائے۔

کاربن ڈائی سلفائیڈ کا دھواں دینا زیادہ مؤثر ہے۔ یہ عمل کسی بڑے بند ڈبے میں کرنا چاہیئے۔ پھل کو ٹرے میں ڈال کر یہ ٹرے ایک دوسرے پر اس طرح رکھیں کہ ہر دو ٹرے کے درمیان ۲" خالی جگہ رہ جائے۔ اور کاربن ڈائی سلفائیڈ کسی کپ میں ڈال کر سب سے اوپر والی ٹرے پر رکھ دیں تاکہ گیس تمام پھل پر اثر کرے، یہ عمل تقریباً تین گھنٹے جاری رکھیں، اس کے بعد گرم کرنے کا عمل ہے۔ پھل کو چوڑی ٹرے میں ڈال کر کسی اون (OVEN) میں رکھ کر ۱۲۰° سے ۱۵۰ فارن ہیٹ تک گرم کریں، درجہ حرارت کا انحصار پھل کی قسم پر بھی ہے۔ بہت سی اقسام ایسی ہیں جو ۱۳۰° ایف درجہ حرارت سے زائد ۳۰ منٹ تک برداشت نہیں کرسکتیں۔ یہ بہتر ہے کہ درجہ حرارت زیادہ عرصہ کیلئے رکھا جائے اور اگر تھوڑے عرصہ کیلئے زیادہ درجہ حرارت رکھا جائے تو نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ جب گرم کرنے کا عمل ختم ہو جائے تو پھل کو اس کمرے میں بھیج دیں جہاں اِسے ٹھنڈا کرکے ڈبوں میں بند کیا جاتا ہے اس کے بعد پھل قابل استعمال ہوتا ہے۔ اگر اسے کافی عرصہ کے لئے گودام میں بھی رکھنا پڑے تو پھل کی حالت اچھی رہے گی۔

چٹائی پر خشک کرنے کا طریقہ

پکے ہوئے پھل کو توڑ کر کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی پر گرمی کے موسم میں دھوپ میں بکھیر دیں۔ اور دھوپ کی شعاعوں سے خشک ہونے دیں۔ لیکن یہ طریقہ مناسب نہیں چونکہ خشک پھل پر مٹی کے ذرات اور کیڑے مکوڑے لگ جاتے ہیں، اور اس طرح پھل خراب ہو جاتا ہے۔ لہذا اس عمل کو اور کارآمد بنانے کیلئے اگر پھل پر باریک ململ کا کپڑا ڈال دیا جائے۔ تو مناسب ہوگا۔

Marfat.com

کاسٹک سوڈے کے عمل کا طریقہ :-

جب پھل پک جائے تو اسے چھیکوں میں ڈال کر ایک فی صد کاسٹک سوڈے کے اُبلتے ہوئے پانی میں ڈبو دیں ۔ یہ عمل صرف ایک منٹ تک کریں اور پھر پھل کو دھوپ میں خشک کرنے کے لئے پھیلا دیں ۔ جب پھل خشک ہو جائے تو ڈبوں میں بند کر لیں، یا ویسے استعمال کریں ۔

ماہانہ پروگرام

جنوری

۱ ۔ پودوں کو گوبر کی کھاد دیں۔
۲ ۔ موسم بہار میں لگائے جانے والے پودوں کے لئے زمین تیار کریں ۔ داغ بیل کرنے کے بعد گڑھے کھودنا شروع کریں ۔

فروری، مارچ

۱ ۔ کھجور سے زیر بچے علیحدہ کریں ۔
۲ ۔ علیحدہ کئے ہوئے زیر بچوں کو نرسری میں لگا دیں ،
۳ ۔ گڑھوں کو مٹی بھل اور کھاد سے بھر کر زیر بچے لگا دیں ،
۴ ۔ مادہ کھجور میں عمل زیرگی شروع کر دیں ۔

اپریل

۱ ۔ عمل زیرگی جاری رکھیں
۲ ۔ خالی جگہ میں پھلی دار اجناس اور چارہ جات بو دیں ۔

مئی ۔ جون

۱ ۔ آبپاشی اور گوڈی کا خاص خیال رکھیں ۔
۲ ۔ نئے پودوں کو گرمی سے بچانے کے لئے انتظامات کریں

Marfat.com

جولائی۔اگست	۱۔ داغ بیل کے بعد گڑھے کھودنا شروع کریں۔ ۲۔ حلاوی۔خودردی اقسام کے پھل کی برداشت کریں ۳۔ پھل توڑنے کے بعد زائد پتوں کی کاٹ چھانٹ کریں۔
ستمبر۔اکتوبر	۱۔کھجور کے پودوں سے زیر بچے علیحدہ کریں۔ ۲۔ زیر بچوں کو نرسری میں لگائیں ۳۔ گڑھوں کو مٹی، بھل اور گوبر کی کھاد ملا کر بھر دیں۔ ۴۔ برسیم چارہ کاشت کریں۔
نومبر۔دسمبر	۱۔ پھپوندی والی بیماری کے خلاف بورڈیو مکسچر کا سپرے کریں۔ ۲۔ نوعمر پودوں کو کورے سے بچانے کے انتظامات کریں۔

مطبوعہ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور

Marfat.com

Marfat.com